بسم الله الرحمن الرحيم

البراهين التامة لاثبات سنية العمامة

(شمائل نبویہ)

مؤلف

مولانا محمد انور سیفی

الناشر

السیف الصارم پبلشرز

...یلانیہ ۔ بیدیاں روڈ ۔ لاہور کینٹ

5721609

البراهين التامة لاثبات سنية العمامة

(شمائل نبویہ)

مؤلف

مولانا محمد انور سیفی

الناشر

السیف الصارم پبلشرز

دار العلوم جامعہ جیلانیہ، بیدیاں روڈ۔ لاہور کینٹ

5721609

نام کتاب	:	"البراھین التامہ"
نام مولف	:	مولانا محمد انور سیفی، مدرس جامعہ جیلانیہ، لاہور کینٹ۔
ناشر	:	السیف الصارم پبلشرز
پرنٹرز	:	فیاض پرنٹنگ پریس، چوک اردو بازار، لاہور
تاریخ اشاعت (دوئم)	:	جنوری 1997ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	7 روپے
ملنے کے پتے	:	کرم پبلی کیشنز، سردار مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور
مکتبہ سیفیہ	:	مرشد آباد، منڈیکس، باڑہ، پشاور۔
مکتبہ سیفیہ محمدیہ	:	آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ، راوی ریان شریف
مکتبہ سیفیہ	:	بابا فرید کالونی، کوٹ لکھپت، لاہور

تقریظ

استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی مہتمم دار العلوم، جامعہ جیلانیہ نادر آباد، بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدلله الذی جعل محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم سید المرسلین و سید الثقلین من العرب والعجم وسید الانس والجن الذی ارسله الی الناس کافه و جعل تعظیمه و محبه جزالایمان واخراج معانده و سابه من حمله المسلمین وعلی اله و اصحابه الذین مثلهم فی التوراه و مثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطئه فازره فاستغلظ فاستوی

امابعد

زیر نظر رسالہ براہین التامہ لاثبات العمامہ کو فاضل جلیل عالم نبیل عزیزم علامہ مولانا محمد انور صاحب نے انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی سے دلائل قاہرہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ دیکھنے کو تو یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، لیکن اس میں سر کے تاج یعنی عمامہ شریف کے بارے میں اتنا مواد جمع کیا گیا ہے کہ کسی اور اتنی چھوٹی سی کتاب میں نہیں مل سکتا۔

اس سے پہلے اگرچہ اور بھی بہت سے علماء کرام نے عمامہ پر قلم اٹھایا ہے۔ جن میں محدث کبیر علامہ مولانا حضرت وصی احمد سورتی رحمتہ اللہ علیہ کی کشف الغمامہ عن سنتہ العمامہ اور امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ کا فتاویٰ رضویہ میں ایک طویل فتویٰ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آج کے اس مادیت سے پر دور میں جبکہ نفسا نفسی کا دور دورہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا اور آج کل کے علماء بجائے اس کے کہ اس کا دفاع کریں الٹا عمامہ کے رد میں کتابیں لکھنا شروع کر دیں ہیں۔ عوام تو عوام جب علماء ہی اس طرح کرنا شروع ہو جائیں تو پھر اس دین کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ اس لئے آج ضرورت ایسے امر کی ہے کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے کہ نہ صرف عوام کو اس سے فائدہ ہو بلکہ علماء کو بھی عمامہ کی وضاحت کا پتہ چلے۔

اس ضرورت کو عزیزم محمد انور نے کسی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور امید ہے کہ ان کی کتاب علماء کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی فائدہ دے گی۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور صلہ جلیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

پیر محمد عابد حسین سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الانتساب

میں اپنی ناچیز سعی و کوشش کو مجدد عصر سلطان اولیاء قیوم زماں فقیہہ اعظم سیدی و مرشدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک پیرارچی خراسانی دامت برکاتھم العالیہ کی بارگاہ والا جاہ میں بصد عقیدت و نیاز پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

مجھے امید ہے کہ آپ اسے شرف قبولیت عطا فرمائیں گے۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عزو شرف

بفیضان کرم مفکر اسلام حضرت مفتی پیر طریقت رہبر شریعت سراج السالکین مولانا و استاذی حضرت پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہ العالیہ مہتمم دارالعلوم جامعہ جیلانیہ لاہور کینٹ۔

محمد انور سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبت الٰہی کی علامت

اللہ تعالٰی رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرماتے ہیں قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ○ ترجمہ : "اے میرے محبوب ﷺ فرمائیے کہ اگر تم اللہ تعالٰی سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو"۔

جب انسان کو یقین ہو جائے کہ کمال حقیقی صرف اللہ تعالٰی کی ذات ہے جتنے کمالات نظر آتے ہیں اسی کے ہی ہیں' بالواسطہ یا بلا واسطہ اسی سے اور اس کی عطا اور اس کی طرف راجع ہوتے ہیں۔ فلہذا محبت ہو تو اسی کے لئے اور کسی کے ساتھ بغض ہو تو اسی کے لئے۔

حقیقت محبت یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور ان امور کی رغبت و الفت ہو جو اس کے قرب کا سبب ہیں۔ اسی لئے بعض مفسرین نے محبت کے معنی ارادۃ الطاعۃ کیا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع سے نصیب ہوتی ہے۔

چونکہ محبت الٰہی کو اطاعت رسول ﷺ مستلزم ہے اور محبت حقیقی اس کا نام ہے کہ اپنے نبی علیہ السلام کی اطاعت میں سرگرمی ہو اس آیت

میں رسول اللہ ﷺ کی شرافت و بزرگی کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی متابعت کو اپنی متابعت اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت بتایا ہے پس جو شخص اللہ کی محبت کا مدعی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ سے روگردان ہو وہ اپنے دعویٰ محبت میں کذاب ہے۔ یہ حکم کتاب اللہ کی نص سے ثابت ہے۔ [فیوض الرحمٰن]

کسی شاعر نے خوب فرمایا

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

مپندار سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

جو شخص پیغمبر ﷺ کے سوا اور راہ اختیار کرے گا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے گا۔

پیغمبر ﷺ کے نقش قدم کے سوا صحیح راستہ نہیں مل سکتا۔ علامہ الشاہ احمد رضا خان حنفی فاضل بریلوی قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۲۰۸۔۲۱۵ میں احادیث اور کئی فقہاء کی کتابوں سے عبارات نقل کی ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں۔ "عمامہ حضور پرنور سید دوعالم ﷺ کی سنت متواترہ ہے جس کا متواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچتا ہے۔" پھر تین سطر آگے چل کر فرماتے ہیں "تو عمامہ کہ سنت لازمہ دائمہ ہے یہاں تک کہ علماء نے خالی ٹوپی پہننے کو مشرکین کی وضع قرار دیا"۔

نہایت افسوس ہے کہ آج کل اکثر آئمہ مساجد اس سنت مبارکہ کو ترک کر کے صرف ٹوپی سے نماز پڑھاتے ہیں اور فضیلت کے اجر سے محروم ہو کر ترک سنت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حضرت یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کسی شخص کو اس وقت تک کسی شہر کا حاکم مقرر نہیں فرماتے تھے جب تک اس کو عمامہ نہیں بندھوا دیتے تھے۔

جمع الوسائل میں ہے:

واعلم انه صلى الله عليه واله وسلم كانت له عمامة تسمى السحاب و كان يلبس تحتى القلانس۔

ترجمہ: "اور جان لے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جو پگڑی تھی اس کو السحاب کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور ٹوپی کے اوپر اس کو باندھا کرتے تھے"۔ [انوار غوثیہ]

يمددكم ربكم بخمسة الاف من الملائكة مسومين ۝ [سورۃ آل عمران آیت ۱۲۵] ترجمہ: "مدد کرے گا تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں سے جو نشان والے ہیں۔"

شیخ التفسیر مفتی احمد یار خان نعیمی تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں۔

چنانچہ جنگ بدر میں فرشتے سیاہ پگڑیوں (دستار) اور جنگ احد میں سرخ پگڑیوں میں دیکھے گئے اور علامہ اسمٰعیل حقی البروسوی تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں۔

مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اس دن ملائکہ کے سروں پر سفید پگڑیاں تھیں۔ [فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان، پارہ ۴ صفحہ ۱۷] اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یبنی ادم خذو زینتکم عند کل مسجد ۝ [الاعراف آیت ۳۱] اور حضرت علامہ اسمٰعیل حقی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے ایک مخصوص لباس تیار کروایا تھا۔ وہ لباس یہ تھا (۱) قمیص (۲) عمامہ (۳) چادر (۴) شلوار [فیوض الرحمن اردو ترجمہ روح البیان پارہ ۸ ص ۱۷۱] اور حدیث مبارکہ ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ستجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا اور داء۔ ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کو اس نام سے موسوم فرماتے جیسے عمامہ یا کرتہ یا چادر"۔ [شمائل ترمذی] عمامہ شریف کے اثبات میں مزید احادیث پیش خدمت ہیں۔

حدیث 1: عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مکۃ یوم الفتح و علیہ عمامۃ سوداء [شمائل ترمذی باب ماجائی صفۃ عمامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم]

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر

مبارک پر سیاہ پگڑی تھی۔"

حدیث 2 : عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه قال رایت علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عمامة سودآء [شمائل ترمذی باب عمامہ]

"عمرو بن حریث سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی دستار دیکھی ہے۔"

حدیث 3 : عن جعفر بن عمرو بن حریث عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب الناس و علیه عمامة سودآء [شمائل ترمذی باب عمامتہ]

"عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا جبکہ آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ دستار تھی۔"

حدیث 4 : عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وآله وسلم اذا اعتم سدل عمامته بین کتفیه قال نافع و کان بن عمر یفعل ذالک قال عبیدالله ورایت القاسم بن محمد و سالما یفعلان ذالک [شمائل ترمذی]

"ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جس وقت سرور دو عالم ﷺ دستار مبارک باندھتے تھے تو اس کے شملہ کو اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکا دیتے تھے۔ جناب نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر بھی اسی طرح

کرتے تھے اور عبیداللہ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد و سالم کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔"

حدیث 5: عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه واله وسلم خطب الناس و علیه عمامة دسماء

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور آنحضورؐ کے سر مبارک پر سیاہ دستار تھی۔ [ترمذی باب عمامہ]

حدیث 6: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزهم و فی لفظ وضع الله عزهم [الجامع الصغیر مطبوعہ بیروت ص ۳۹۲ ج ۴]

"دستاریں عرب کے تاج ہیں جب وہ دستار چھوڑیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت اتار دے گا۔"

حدیث 7-8: فضائی مسند شہاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور دیلمی مسند الفردوس میں حضرت علی و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا العمائم تیجان العرب [الفردوس مطبوعہ بیروت]

ترجمہ: "دستاریں عرب کے تاج ہیں۔"

حدیث 9: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرق ما بیننا و بین المشرکین العمائم علی القلانس [سنن ابی داؤد باب العمائمہ]

"ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر دستاریں ہیں۔"

علامہ منادی شرح جامع صغیر میں اس حدیث شریف کے نیچے لکھتے ہیں:

فالمسلمون یلسبون القلنسوۃ و فوقہا العمامۃ فاما لبس القلنسوۃ و حدھا فزی المشرکین فلبس العمامۃ سنۃ

"مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر دستار باندھتے ہیں۔ تنہا ٹوپی کافروں کی وضع ہے تو دستار باندھنا سنت ہے۔"

حدیث 10: حضرت باوری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا العمامته علی القلنسوۃ فصل ما بیننا و بین المشرکین یعطی یوم القیمه بکل کورۃ یدورھا علی راسه نورا

ترجمہ: "ٹوپی پر دستار ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس کو روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ [

کنز العمال مطبوعہ بیروت ص ۳۰۵ ج ۱۵]

حدیث 11: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اعتموا تزدادو حلما والعمائم تیجان العرب

[شعب الایمان مطبوعہ بیروت ص ۱۵۴ ج ۵]

ترجمہ: "دستار باندھو وقار زیادہ ہو گا اور دستاریں عرب کے تاج ہیں۔"

حدیث 12: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعتموا تزدادو حلما [المعجم الکبیر ص ۱۹۴ ج ۶]

ترجمہ: "دستاریں باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔"

حدیث 13: ابیتوا المساجد حسرا و مقنعین فان العمائم تیجان المسلمین [الکامل ضعفاء الرجال ص ۲۴۳ ج ۶]

ترجمہ: "مسجدوں میں حاضر ہو' سر برہنہ اور دستاریں باندھے اس لئے کہ دستاریں مسلمانوں کے تاج ہیں۔"

حدیث 14: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان اسلم حصین فعنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

العمائم وقار المومن و عزالعرب فاذا وضعت العرب عمائمها وضعت عزها [الفردوس مطبوعہ بیروت ص ۸۸ ج ۳]

"دستاریں مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب دستاریں اتار دیں گے اپنی عزت اتار دیں گے۔"

حدیث 15: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تزال امتی علی الفطرۃ مالبسو العمائم علی القلانس [السنن الکبریٰ بیروت ص ۱۴ ج ۵]

"میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر دستاریں باندھے گی۔"

حدیث 16: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ امدنی یوم بدر و حنین بملئکتۃ یعتمون ھذاہ العمۃ و قال ان العمامۃ حاجزۃ بین الکفر والایمان [السنن الکبریٰ بیروت ص ۱۴ ج ۱۰]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کی دستار باندھتے ہیں۔ بے شک دستار کفر و ایمان میں فارق ہے۔"

حدیث 17: عبد الاعلیٰ بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھذا فاعتموا فان العمامۃ سیماء الاسلام و ھی حاجزۃ بین المسلمین والمشرکین [کنز العمال بیروت ص ۴۸۳ ج ۱۵]

اسی طرح دستاریں باندھو کہ دستار اسلام کی نشانی ہے اور وہ مسلمان اور مشرکین میں فارق ہے۔

حدیث 18: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ھذا تکون تیجان الملائکۃ" [کنز العمال بیروت ص ۴۱۴ ج ۵]

ترجمہ: "فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

حدیث 19-20: طبرانی کبیر میں عبداللہ بن محمد اور بیہقی شعب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیکم بالعمائم فانہا سیماء الملائکۃ وارخولہا خلف ظہور کم [المعجم الکبیر مطبوعہ بیروت ص ۳۸۳ ج ۱۲]

"دستاریں اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت چھوڑو۔"

حدیث 21: جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکعتان بعمامۃ خیر من سبعین رکعۃ بلا عمامۃ" [الفردوس مطبوعہ بیروت ص ۲۶۵ ج ۲]

"دستار کے ساتھ دو رکعتیں بغیر دستار کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔"

حدیث 22: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادو حلما و من اعتم فلہ بکل کور حسنۃ" فاذا حط فلہ بکل حطنۃ حطئیۃ" [کنز العمال بیروت ص ۳۰۸ ج ۱۵]

"دستاریں عرب کے تاج ہیں تو دستار باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو دستار باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر) اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادہ معاودت) اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔"

حدیث 23 : حدثنا محمد بن عبداللہ الحضرمی حدثنا العلاء بن عمر والحنفی حدثنا ایوب بن مدرك عن مکحول عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وملائکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعہ [مجمع الزوائد بیروت ص۴۰۶ ج۲]

"بیان کیا محمد بن عبداللہ الحضرمی نے بیان کیا العلاء بن عمرو الحنفی نے بیان کیا ایوب بن مدرک سے مکحول سے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز دستار والوں پر۔"

حدیث 24 : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصلواہ فی العمامتہ تعدل بعشر آلاف حسنتہ [الفردوس بیروت ص۴۰۶ ج۲]

"عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔"

حدیث 25 : خالد بن معدان سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان اللہ تعالی اکرم ھذاہ الامتہ بالعصائب الحدیث [کنز العمال مطبوعہ بیروت ص۳۰۶ ج ۱۵]

"بے شک اللہ تعالٰی نے اس امت کو دستاروں سے مکرم فرمایا۔" (الحدیث)

حدیث 26 : عن عبداللہ بن عمران رجلا قال یا رسول اللہ مایلبس المحرم من الثیاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسو القمیص ولا العمائم [بخاری شریف باب البرانس]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ محرم (احرام باندھنے والا) کون سے کپڑے پہنے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قمیضیں عمامے نہ پہنو۔ (الحدیث)

حدیث 27 : عن عبداللہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ماتامرنا ان تلبس اذا حرمنا قال لا تلبسو القمیص ولا السراویل ولا العمائم [بخاری شریف باب السراویل]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کہا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "جب ہم احرام باندھیں تو کونسا لباس پہنے

کا حکم فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا قمیص، شلوار، عمامے نہ پہنو۔" (الحدیث)

حدیث 28: الذی قال اخبرنی سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامہ (الحدیث) [بخاری شریف باب العمائم]

سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "محرم قمیص عمامہ نہ پہنے"۔

حدیث 29: عن ابن عباس قال کانت سیماء الملائکہ یوم بدر عمائم بیض [کتاب العمل بالسنۃ صفحہ ۸۸۵ جلد ۵]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ "جو فرشتے جنگ بدر میں نازل ہوئے ان کی پگڑیوں کے رنگ سفید تھے۔"

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب مدظلہ تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الجہاد میں اپنے استاد سے ذکر کیا کہ:

1۔ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا اے ابا عبدالرحمٰن کیا عمامہ سنت ہے؟ عبداللہ ابن عمر نے کہا ہاں عمامہ سنت ہے۔

2۔ سید عالم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو عمامہ پہنایا اور آگے پیچھے

عذبہ لٹکایا۔

اسناد

3- ابن ابی شیبہ نے اپنے اسے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو سیاہ عمامہ پہنایا۔

4- ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن ابن عوف کو سیاہ عمامہ پہنایا اور پیچھے کی طرف چار انگلیوں کی مقدار عذبہ رکھا۔

5- ابو داؤد نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر شریف پر سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جبکہ اس کا ایک کنارہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا تھا۔

6- طبرانی نے اوسط میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی کریم ﷺ عمامہ پہنتے تو اس کے کنارے آگے اور پیچھے لٹکاتے تھے۔

7- ابو عبیدہ حمص نے عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے روز وہاں بھیجا اور انہیں سیاہ عمامہ پہنایا اور اس کا ایک کنارہ پیچھے کی طرف دونوں کندھوں کے درمیان کیا اور دوسرا بائیں کندھے کی جانب آگے لٹکایا۔ علامہ عینی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے شیخ زین الدین رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ جب عذبہ آگے کی جانب لٹکائے جیسے بعض

صوفی کرتے ہیں اور بعض علماء بھی اس طرح کرتے ہیں۔ کیا اس کو بائیں جانب سے لٹکائے؟ جیسا کہ معروف ہے۔ یا دائیں جانب کے سبب لٹکائے۔ میں نے دائیں جانب کی تعین کی کوئی روایت نہیں دیکھی۔ نیز انہوں نے عبدالاعلیٰ بن عدی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غدیرِ خم کے روز بلایا اور انہیں عمامہ پہنایا اور عمامہ کا عذبہ یعنی شملہ پیچھے لٹکایا۔ پھر فرمایا اس طرح عمامہ پہنا کرو کیونکہ عمامے اسلام کی علامت ہیں اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

8۔ ابو عبدالسلام کی حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے ان سے پوچھا سرور کائنات ﷺ عمامہ کیسے پہنتے تھے۔ انہوں نے کہا حضور عمامہ کو سر مبارک پر لپیٹتے تھے اور آخری کنارہ پیچھے کی جانب سر مبارک روک کر دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ [واللہ ورسولہ اعلم تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری ص ٦٦ ج ٩]

علامہ الشاہ احمد رضا خان صاحب حنفی فاضل بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

عمامہ حضور پرنور سیدِ عالم ﷺ کی سنت متواترہ ہے۔ جس کا تواتر یقیناً سرحد ضروریات دین تک پہنچا ہے۔ لہٰذا علمائے کرام نے عمامہ تو عمامہ ارسال عذبہ یعنی شملہ چھوڑنا کہ اس کی فرع اور سنت غیر موکدہ ہے۔ یہاں

تک کہ مرقاۃ میں فرمایا قد ثبت فی السیر بروایات صحیحتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرخی علامتہ احیانا بین کتفیہ واحیان یلبس العمامتہ من غیر علامتہ فعلم ان الاشیان بکل واحد من تلک الامور سنتہ

ترجمہ: کتب سیر میں روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کبھی عمامہ کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ان امور میں سے ہر ایک کو بجا لانا سنت ہے۔ اس کے ساتھ استہزاء کو کفر ٹھہرایا۔

کمانص علیہ الفقہاء الکرام وامروا بترکہ حیث یستھزی بہ العوام کیلا یفعوا فی الھلاک بسوء الکلام جیساکہ فقہاء کرام نے اس پر تصریح کی ہے اور وہاں اس کی ترک کا حکم دیا جہاں عوام اس پر مذاق کرتے ہوں۔ (یعنی شملہ چھوڑنے پر) تاکہ وہ اس کلام بد سے ہلاکت میں نہ پڑیں تو عمامہ کہ سنت لازمہ دائمہ ہے۔ یہاں تک کہ علماء نے خالی ٹوپی پہننے کو مشرکین کی وضع قرار دیا اور حدیث رکانہ رضی اللہ عنہ کو اس پر عمل کیا۔ علامہ علی قاری (رحمتہ اللہ علیہ) نے شرح مشکواۃ میں فرمایا لم یروا ان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لبس لقلنسوہ بغیر العمامہ فیتعبین ان یکون ھذا ذی المشرکین [مرقاۃ المفاتیح

ص ۲۵۰ ج ۸]

یعنی اصلا مروی نہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔ متعین ہوا کہ یہ کافروں کی وضع ہے۔ اسی میں بعد ذکر بعض احادیث فضیلت عمامہ ہے هذا کله یدل علی فضیلت العمامته مطلقا نعم مع القلنسوة افضل فلبسها وحدها مخالف للسنته کیف وهی زی الکفره و کذا المبتدعته فی بعض البلدان یعنی ان سب سے عمامہ کی فضیلت مطلقاً ثابت ہوئی۔ اگرچہ بے ٹوپی ہو۔ ہاں ٹوپی کے ساتھ افضل ہے اور خالی ٹوپی خلاف سنت ہے اور کیونکر نہ ہو کہ وہ کافروں اور بلاد کے بد مذہبوں کی وضع ہے ۔ اس کا انکار کس درجہ اشد و اکبر ہو گا۔ اس کا سنت ہونا متواتر ہے اور سنت کا استخفاف کفر ہے وجیز کردی پھر نہر الفائق دار المختار میں ہے۔

لو لم یر السنته حقا کفر لانه استخفاف [الفتاویٰ ابزازیہ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ص ۲۸ ج ۴] اگر کوئی شخص سنت کو حق و سچ نہیں جانتا تو اس نے کفر کیا کیونکہ یہ اس کا استخفاف ہے ۔ [فتاویٰ رضویہ ص ۲۰۸۔۲۰۹ جلد ششم]

استفتاء

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ
حضرت علامہ مولانا مفتی عبداللطیف صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ
(دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اعتجار کی مکمل تعریف کیا ہے؟
کیونکہ علماء کرام نے کتابوں میں علیحدہ علیحدہ تعریفیں نقل کی ہیں۔
چنانچہ

1۔ حضرت علامہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمتہ اللہ علیہ نے بہار شریعت حصہ سوم ص ۱۳۷ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی پر فرماتے ہیں۔

"اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے"۔ [بحوالہ در مختار ص ۶۱۰' ۶۱۱ جلد ۱' عالمگیری ص ۱۰۶۔۱۰۷ جلد ۱]

2۔ حضرت صدر الشریعہ اعظمی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص ۱۹۹ (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) پر فرماتے ہیں۔

مسئلہ 270 : نماز میں امامت کی حالت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی پر

ایک چھوٹا۔سا کپڑا لپیٹ لیا جاتا ہے اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب: تین پیچ اگر اس کپڑے سے لپیٹے جائیں تو عمامہ کے حکم میں ہے ورنہ کچھ نہیں۔

اس مسئلے کے جواب کے حاشیہ پر نائب مفتی اعظم ہند مولانا شریف الحق امجدی صاحب شارح بخاری فرماتے ہیں۔

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ٹوپی کے کنارے کپڑا لپیٹ لیتے ہیں اور پوری ٹوپی کھلی رہتی ہے۔ یہ اعتجار ہے اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

نورالایضاح اور اس کی شرح مراقی الفلاح میں ہے۔ ویکره الاعتجار وهو شد الراس بالمنديل او تكوير عمامته على راسه ترك وسطها مكشوفا۔ اس کے تحت طحطاوی میں ہے۔ اى لف لعمامته حول الراس وابداء العمامته فقوله " و ترك وسطها " راجع الى تفسير الشرح ايضاالمردانه مكشوف عن العمامته لا مكشوف اصلا لانه فعل مالا يفعل والله تعالى اعلم۔

3۔ لیکن اسی فتاویٰ امجدیہ جلد اول ص۳۹۹ پر صاحب فتاویٰ نے اعتجار کی تعریف یوں فرمائی۔

مسئلہ 560: نماز اعتجار ٹوپی کی عدم میں مکروہ تحریمی ہے یا مطلق اعتجار

مکروہ تحریمی ہے۔
الجواب : اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہو رہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اسی صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔
اس مسئلے کے حاشیہ میں مولانا شریف الحق امجدی صاحب فرماتے ہیں۔

اختارما فی الظهیریته واما ما قال العلامته السید الطحاوی فی حاشیه المراقی المردانه مکشوف عن العمامته لا مکشوف اصلا لانه مالا یفعل الم ففی نظر ظاهر لان کثیر امن جفاة الاعراب یلفون المندیل والعمامته حول الراس مکشوف العمامته تعبیر قلنسوة فلیحرر امجدی۔

4۔ حضرت علامہ مفتی نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری رحمتہ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ نوریہ جلد سوم ص۴۲۱ تا ۴۲۲ میں فرماتے ہیں۔[مطبوعہ انجمن حزب الرحمٰن بصیر پورہ اوکاڑہ]

مسئلہ : اعتجار کی تعریف، کیا وسط سر میں ایک پیچ کا آنا ضروری ہے حالانکہ اکثر دیکھا ہے کہ عین سر کے وسط میں خالی جگہ چھوڑ دی جاتی ہے اور ٹوپی نظر آ رہی ہوتی ہے (حلقہ کی صورت میں)
الجواب : اعتجار کی دو تعریفیں کتب فقہ میں ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ ج ۱

ص ۵۵ میں ہے۔ ھو ان یکور عمامته و بترک وسطھراسه مکشوفا کذافي التبیین۔ یعنی درمیان سے سر ننگا چھوڑ دے' زیادہ کتابوں میں یہی تعریف ہے۔ مراقی الفلاح ص ۲۱۰ طبع مع الطحطاویہ میں "قیل" کے ساتھ ہے۔ ان یغتقب بعمامته فیغطی انفر مگر یہ کہیں کسی تعریف میں نہیں دیکھا کہ وسط سر میں ایک پیچ اعتجار سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ حالانکہ پیچ کے علاوہ بھی عمامہ سے سر کا درمیانہ حصہ چھپ سکتا ہے اور نہ یہ کہیں دیکھا ہے کہ ٹوپی کا چھپانا بھی ضروری ہے اور وہ بھی عمامہ سے ہی ہو اور نہ یہ کہیں دیکھا کہ ٹوپی سے وسط سر کا چھپانا کافی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آپ کے جواب کا جلد انتظار رہے گا اور سوالنامہ بھی ساتھ روانہ فرمائیں۔ شکریہ

سائل

عبدالکریم قادری

الجواب ھوالموافق للصواب

حضرت مولانا شرف الحق صاحب امجدی کے سوا تمام علماء سلف و خلف حضرت مولانا امجد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بہار شریعت اور فتاویٰ امجدیہ میں اعتجار کے بارے میں جو صراحت ہے اس میں کسی تاویل اور نظر کی گنجائش نہیں۔ (پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی

ہے۔ بہار شریعت اس عبارت میں سر پر کہا گیا ہے' بیچ میں ٹوپی پر نہیں کہا گیا۔ اس طرح فتاویٰ امجدیہ کی عبارت (اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہنے رہنے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اعتجار اس صورت میں ہوتا ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو اس عبارت میں کتنی صراحت ہے اس پر فیہ نظر کی کیا گنجائش ہے۔ حضرت مولانا نوراللہ صاحب رحمتہ اللہ و نور مرقدہ کے فتاویٰ نوریہ جلد ۳ ص۴۲۱ کی عبارت (کہ سر کا درمیان عمامہ سے کھلا رہے۔ اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اعتجار نہیں ٹوپی کے وسط کو عمامہ کے پیچ سے ڈھکنا ضروری نہیں) کتنی صراحت ہے کہ اعتجار سر کے درمیان کو عمامہ سے ننگا رکھنا ہے۔ اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو تو اس کا عمامہ کے بیچ سے درمیان میں ننگا رکھنے سے اعتجار نہیں ہے۔ پھر ان حضرات نے اپنی تائید میں عالمگیری کی عبارت جلد اول ص۱۰۶ (ویکرہ الاعتجار وھو ان یکور عمامتہ و تیرک وسط راسہ مکشوفا کذا فی اتبیین۔ قال الامام الولواطبی وھو مکروہ خارج الصلوۃ ایضا۔ کذافی البحر الراتق) اس عبارت میں بھی وسط راسہ ہے۔ وسط قلنسوہ میں ہے اور درمختار و ردالمختار کی عبارت جلد اول ص۴۳۸ (قولہ الاعتجار نھی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عنہ وھو شد الراس او تکویر عمامتہ علی راستہ و ترک وسطہ مکشوفا) اس عبارت میں بھی سر کے درمیان کو کھلا رکھنا ہے۔ ٹوپی

کے درمیان کو کھلا رکھنا مذکور نہیں۔

اسی طرح نورالایضاح و شرح مراقی الفلاح میں ہے (ویکرہ الاعتجار وھو شد الراس بالمندیل و تکویر عمامته علی راسه و ترک وسطھا مکشوفا) خط کشیدہ عبارت میں سر پر عمامہ لپیٹنا اور اس کے وسط کو کھلا رکھنے کو اعتجار کہا گیا۔ ٹوپی کے وسط کا ذکر نہیں۔ طحاوی کی عبارت بھی علامہ شرف الحق کے موقف کی تائید نہیں کرتی جو یہ ہے (اے لف العمامته حول الراس وابداء الھامه) یعنی اعتجار عمامہ کو سر کے گرد لپیٹنا اور کھوپڑی یعنی وسط سر کو کھلا رکھنا' یہ اعتجار ہے۔ اس پر نظر ظاہر کی اس تشریح کی موجودگی میں کیا ضرورت ہے۔ لانه کثیر من الجفاۃ الاعراب یلقون المندیل والعمامته حول الراس مکشوفا الھمامته بغیر قلنسوۃ - یہاں مکشوف الھامته ہے نہ کہ مکشوف العمامته یعنی عمامہ کو سر کے گرد لپیٹنا اور درمیان میں کھوپڑی کو کھلا رکھنا اعتجار ہے۔ پس اعتجار کی صحیح تعریف یہی ہے کہ ننگے سر کے گرد عمامہ لپیٹنا اور درمیان میں کھوپڑی کو ننگا رہنے دینا۔ اگر عمامہ کے نیچے ٹوپی ہو اور وہ درمیان میں سے بغیر عمامہ کے پیچ کے کھلی رہے تو اعتجار نہیں۔ افغانستان' سرحد' بلوچ اور سندھ کے علماء' صلحاء اور مشائخ کی اکثریت ٹوپی پر عمامہ اس طرح باندھتی ہے آج سے نہیں قدیم زمانہ سے ان کا طریقہ یہی ہے۔ لازم آئے گا کہ ان سب کی نمازیں مکروہ تحریمی ہوں مارا ہ

المسلمون تموحسر۔ البتہ دیکھا گیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت پگڑی کو ننگے سر کے گرد اسی طرح لپیٹتے ہیں جس پر اعتجار کی تعریف صادق آتی ہے۔ ممکن ہے عہد رسالت مآب میں یہودیوں' نصرانیوں' مجوسیوں کا پگڑی باندھنے کا یہی طریقہ ہو جس کی وجہ سے اعتجار کو منع کیا گیا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

عبداللطیف
مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لاہوری گیٹ' لاہور
15-7-1992

سفید عمامہ پہننا افضل ہے:

حدیث: عن سمره بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم البسوا اليباض فانها اطهر واطيب و كفنوا فيها موتاكم [شمائل ترمذی باب لباس]

"سمرہ بن جندب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ ستھرے اور پاک رہتے ہیں اور اسی سے اپنے مردوں کو کفن پہنایا کرو۔"

حدیث: عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالبياض من الثياب ليلبسها احياء كم و كفنوا

فیها موتاکم فانها من خیار ثیاب بکم [شمائل ترمذی
باب لباس]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "چاہئے کہ تم سفید لباس پہنو۔ تمہارے زندہ لوگ سفید کپڑے پہنیں اور اپنے مردوں کو سفید کپڑے کا ہی کفن دو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہترین کپڑا ہے۔ امام اوزاعی سے پوچھا گیا آپ سیاہ رنگ (دستار) کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔ تو انہوں نے فرمایا (انه لا یجلی فیه عروس ولا یلبی فیه محرم ولا یکفف فیه میت) اس لئے کہ اس میں دلہن کو آراستہ نہیں کیا جاتا اور محرم اس میں تلبیہ نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جاتا ہے۔ [انور غوثیہ شرح شمائل النبویہ ص۱۶۷]

سیاہ دستار پہننی بھی سنت ہے مگر سفید دستار پہننی افضل ہے۔

شمائل النبویہ

حدیث : عن انس بن مالک قال کان شعر رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی نصف اذنیه ترجمه : انس بن مالک سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آدھے کانوں تک لٹکتے تھے۔"

حدیث : عن عائشه رضی الله تعالی عنها قالت

كنت اغتسل انا و رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من اناء واحد و كان له شعر فوق الجمه دون الوفره ام المومنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ "میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر بال ہوتے جو کہ کندھوں کو چھوتے اور کانوں کی لو سے ذرا نیچے ہوتے۔ [شمائل ترمذی]

الجمۃ کندھوں تک پہنچے ہوئے بال یعنی زلف مبارک الوفرۃ الجمہ سے کم بال اور کانوں کی لو سے ذرا نیچے بال المہ' اگر کانوں کی لو تک ہوں تو لمہ کہتے ہیں۔

داڑھی بڑھانا:

حدیث: عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب و کان ابن عمر اذا حج او اعتمر قبض علی لحیته فما فضل اخذه [بخاری شریف باب تقلیم الاظفار] ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو' داڑھیاں بڑھاؤ مونچھیں کترواؤ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو مٹھی سے اپنی داڑھی پکڑتے جو اس سے زیادہ ہوتی اسے کٹوا دیتے۔

حدیث: عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انھکوا الشوارب واعفوا اللحی [بخاری شریف] ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی داڑھی طول و عرض میں بہت بڑھی ہوئی تھی تو انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی اور ایک آدمی کو فرمایا مٹھی سے اوپر کاٹ ڈالو۔ پھر اسے فرمایا جاؤ اپنے بال درست کرو یا خراب کرو تم داڑھی بڑھاتے اور بال لمبے کرتے ہو۔ گویا کہ وہ دیکھنے میں جنگل کا درندہ معلوم ہوتا ہے جیسے ریچھ ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پکڑتے اور جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیتے تھے۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی منقول ہے۔ [تفہیم البخاری صفحہ ۱۴۴ جلد ۹]

خضاب کرنا:

عن ابی ھریرہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود والنصارا لا یصبغون فخالفھم [بخاری شریف باب الخضاب] ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہود و نصاریٰ رنگ نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو۔"

حدیث: عن انس قال رایت شعر رسول الله صلی الله علیه وسلم مخضوبا قال حماد و اخبرنا عبدالله بن محمد بن عقیل قال رایت شعر رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عبد انس بن مالک مخضوبا [شمائل ترمذی] حضرت انس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب کئے ہوئے دیکھے نیز حماد نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن عمر بن محمد بن عقیل نے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب انس بن مالک کے پاس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب شدہ بال مبارک دیکھا۔

حضرت سیدنا امیرالمومنین ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا امیرالمومنین عمر فاروق، حضرت سیدنا امیرالمومنین عثمان غنی، حضرت سیدنا امیرالمومنین حسن، حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہما نے خضاب کیا۔ سرخ خضاب پر علماء احناف کا اتفاق ہے کہ جائز ہے، بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سوائے موقع جہاد کے مکروہ ہے۔ الخضاب بالسواد قال عامته المشائخ ان مکروہ [محیط] یعنی محیط میں ہے کہ سیاہ خضاب عام مشائخ کے نزدیک مکروہ ہے۔ سرخ خضاب شافعہ کے نزدیک سنت ہے اور سیاہ حرام ہے۔ [انوار غوثیہ شرح شمائل النبویہ صفحہ ۷۴]

○ ○ ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سالکین کیلئے

خوشخبری

زیر سرپرستی

مجدد عصر حاضر فقیہہ زماں علامہ مولانا حضرت اخندزادہ

سیف الرحمٰن

پیر ارچی خراسانی قدس سرہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کا واحد ترجمان

ماھنامہ

السیف الصارم

لاہور پشاور

جس میں تصوف اور بعض ضروری دینی مسائل نہایت تحقیق اور عام فہم زبان میں بیان کیے جاتے ہیں

مدیر اعلیٰ: ابو بتول مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

مہتمم دار العلوم جامعہ جیلانیہ نادر آباد نمبر ا بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ

السیف الصارم پبلشرز ۔ لاہور